○ مسز رابعہ اقبال کے مقالے بعنوان "نشاط کی بکٹ کہانی اور طالب کا تیرہ ماسہ" (تحقیق، شمارہ ۶) کے ذیل میں

۰[بکٹ کہانی کے مُصنّف مفتی الٰہی بخش نشاط کے مفصل حالات سہ ماہی "احوال و آثار" کے دو ابتدائی شماروں میں مدیر مجلّہ جناب نورالحسن راشد کاندھلوی کے قلم سے نکلے ہیں جنھیں ذیل میں ملخصاً پیش کیا جاتا ہے۔ نجم الاسلام]

۱۔ مفتی الٰہی بخش ۱۱۶۲ھ میں تولد ہوئے۔ متوسّطات کی تعلیم کے بعد، چودہ سال کی عمر میں دہلی پہنچے اور شاہ عبدالعزیز دہلوی کے حلقۂ درس سے فیض یاب ہوئے۔ مفتی صاحب اکثر درسیات میں شاہ رفیع الدّین کے رفیق اور ہم سبق تھے۔ اس وقت شاہ عبدالقادر نسبتاً ابتدائی کتابیں پڑھ رہے تھے۔ تعلیم سے فراغت پر شاہ عبدالعزیز نے اپنے قلم سے مفصّل سند لکھ کر عطا کی۔ مفتی صاحب نے درسیات کے علاوہ سلوک و تصوّف کی متعدد اہم تصنیفات اور دیگر فنون کی اہم کتابیں سبقاً سبقاً شاہ عبدالعزیز سے پڑھیں، اور سلوک و تصوّف کی عملی تربیت بھی حاصل کی۔

۲۔ پھر مفتی الٰہی بخش نے اپنے چھوٹے بھائی شاہ کمال الدّین کاندھلوی سے بیعت کی اور اجازت و خلافت پائی۔ بعدہ سیّد احمد شہید رائے بریلوی سے بیعت کی اور اجازت و خلافت پائی۔ بعدہ سیّد احمد شہید رائے بریلوی سے بیعت کی۔ سیّد احمد شہید ۱۲۳۴ھ میں اطراف دہلی کے سفر پر نکلے تھے اس سفر کے دوران کاندھلہ بھی آئے اور مفتی الٰہی بخش کے مکان پر فروکش ہوئے۔ مفتی صاحب کاندھلہ سے اگلی منزل کے سفر پر بھی سیّد احمد شہید کے ساتھ رہے اور اس دوران مفتی صاحب نے سیّد صاحب کے ملفوظات اور طریقۂ تعلیم کو مرتّب و منضبط کیا۔ یہ

مجموعہ "ملہمات احمدیہ" کے نام سے موسوم ہے اور شائع ہو چکا ہے۔

۳۔ منصب افتاء پر پہلا تقرر اور مفتی کا خطاب نواب ضابطہ خاں (پسر نجیب الدولہ) کی طرف سے ملا تھا۔ اس وقت ضابطہ خاں کا مرکز ریاست غوث گڑھ علماء اور اہل کمال کا مرجع بنا ہوا تھا۔ غوث گڑھ کی مرہٹوں کے ہاتھوں تباہی سے تقریباً ایک سال پہلے مفتی صاحب نے خدمت افتاء کا تعلق ختم کر لیا تھا۔ پھر کوٹہ (راجستھان) میں درس و افتاء اور سلوک کی خدمات میں مصروف رہے۔ کوٹہ سے رشتہ ملازمت ختم ہونے پر بھوپال کا سفر کیا۔ تقریباً چھے سال بھوپال میں مفتی ریاست رہے اور وسط ۱۲۱۱ھ میں واپس آ گئے۔ وقفے وقفے سے تھانہ بھون، بڈھانہ اور اطراف کی چند بستیوں میں قیام رہا۔ کاکوری میں بھی قیام رہا۔ ۱۲۲۲ھ سے ۱۲۲۸ھ تک سہارنپور میں قیام فرما رہے۔ اس دوران میں بھی درس و تدریس، اصلاح و تربیت اور تصنیف و تالیف کا کام جاری رکھا۔ سہارنپور سے واپسی کے بعد اپنے وطن کاندھلہ میں مستقل قیام رہا جو قیاساً سولہ سال کو محیط ہے۔ ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۲۴۵ھ کو وفات پائی اور اس کا ظاہری سبب یہ ہوا کہ ایک شب و روز پہلے اپنی ایک دوا کھائی جس کے کھاتے ہی بے ہوشی طاری ہو گئی۔ اسی حال میں مغرب کے وقت انتقال فرمایا۔

۴۔ حلقۂ درس متواتر ساٹھ سال (۱۱۸۵ھ تا ۱۲۴۵ھ) جاری رہا۔ چند قابل ذکر تلامذہ:

- مولانا سید محمد قلندر محدث جلال آبادی (م ۱۲۶۰ھ)
- مولانا مرزا حسن علی صغیر محدث لکھنوی (م ۱۲۵۵ھ)
- مولانا محمد حسن رام پوری (شہید بالاکوٹ، م ۱۲۴۶ھ)
- مولانا مغیث الدین سہارنپوری (شہید بالاکوٹ، م ۱۲۴۶ھ)
- مولانا عبدالرزاق جھنجھانوی کاندھلوی (م ۱۲۹۳ھ)
- مولانا وجیہ الدین صدیقی سہارنپوری (م تقریباً ۱۲۶۰ھ)

۵۔ مفتی صاحب کو فقہ کے ساتھ ساتھ شعر و ادب پر بھی بہت قدرت حاصل تھی، اور برجستہ شعر کہنا معمول تھا۔ منقولات و معقولات میں غیر معمولی مہارت کے ساتھ ساتھ طب پر بھی غیر معمولی دسترس تھی۔ خود مفتی صاحب کے خاندان میں طبِ یونانی کے درس اور مطب کی روایت قدیم تھی، کئی نسلوں سے یہ سلسلہ مسلسل چلا آ رہا تھا۔ حکیم عبدالحی صاحب نزہۃ الخواطر نے مفتی صاحب کو ہندوستان کے ممتاز ترین اطباء میں شمار کیا ہے اور صراحت کی ہے کہ بہت سے لوگوں نے ان سے طب پڑھی (دیکھیے الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند، ص ۳۱۱، دمشق ۱۳۷۷ھ)

۶۔ مفتی صاحب کی عربی تصنیفات: ● تلخیص و حواشی تفسیر مدارک التنزیل نسفی۔ ● رسالۂ تجوید القرآن۔ ● حاشیۂ مقدمۂ جزریہ للجزری۔ ● فتوح الاوراد شرح حصن حصین ۔ ● وظائف النبوی خلاصہ حصن حصین۔ ● حدّ البصائر فی حدّ الکبائر ۔ ● اربعینات۔ ● بدور الہدایہ ۔ ● مسائلِ الزکوٰۃ ۔ ● المطالب الجلیلہ۔ ● شیم الجبیب۔ ● تلخیص غایۃ السئول۔ ● صلوٰۃ المستعان لرویہ النبی علیہ السلام ۔ ● تذکار اصحاب البدر۔ ● احوال رواۃ صحیح البخاری۔ ● احوال علماء حنفیہ۔ ● شرح دلائل الخیرات۔ ● شرح ارجوزۃ الاصمعی۔ ● شرح الشرح ارجوزۃ الاصمعی۔ ● شرح القاف الاربعین۔ ● شرح قصیدۂ بانت سعاد۔ ● حاشیۂ مقامات حریری۔ ● تلخیص حیاۃ الحیوان ۔ ● امثال العرب۔ ● خلاصۂ شرح طیف اقبال ، محمد مؤمن خاں شیرازی۔ ● خطبات جمعہ (بصنعت اہمال)۔ ● شرح سُلّم العلوم۔ ● حاشیہ برحاشیہ میر زاہد برملّا جلال۔ ● شرح رسالۂ شیخ بہاء الدین عاملی ۔ ● تلخیص الصّواعق فی ردّ الرّوافض ۔ ● خلاصۂ حبیب السّیر فی اخبار افراد البشر۔ ● رسائل رمل۔

۷۔ مفتی صاحب کی فارسی تصنیفات: ● اختتام مثنوی (مثنوی مولانائے روم کا تتمہ و تکملہ ، سنہ اتمام ۱۲۱۹ھ ، مطبوعہ ملتی ہے ، کثرت سے چھپی ہے) ۔ ● رسالۂ فضل القرآن ۔ ● ترجمۂ شاطبیہ منظوم۔ ● جوامع الکلم۔ ● مجموعہ اربعینات۔ ● رسالۂ کبائر۔ ● ازالۃ الکفر۔ ● نافع للمفتین والفقہاء۔ ● تحقیق جواز تمباکو خوردنی۔ ● تحقیق تحریر مولوی فیض علی خراسانی۔ ● رسالہ جہادیہ منظوم۔ ● محافل نبوی۔ ● اصول حدیث منظوم۔ ● رسائل البرکات۔ ● رسالہ عقائد منظوم ۔ ● رسالہ توحیدیہ واجتنابِ کبائر۔ رسالہ فرائض اسلام۔ ● رسالہ ارکان نماز۔ ● بدورِ بدریّہ ۔ ● خلاصہ تواریخ عجم۔ ● ملہمات احمدیّہ ۔ ● ملفوظات حافظ محمود شاہ۔ ● رسالۂ حضراتِ خمس ۔ ● تحقیق مشرب مجدّد الف ثانی بہ سلسلہ وحدۃ الوجود والشہود۔ ● کتاب تصوّف (یہ مفتی صاحب کی تالیفات میں تصوف کے موضوع پر سب سے عمدہ کتاب ہے)۔ ● تحقیق حقیقتِ کعبہ۔ ● یک صد مقام سلوک ۔ رسالہ ء جہادیہ (جہاد النفس و شیطان) منظوم ، مطبوعہ ● ہندی محاورات کی متصوّفانہ شرح۔ ● انتخاب مہلکات از کیمیائے سعادت۔ ● انتخاب ارشاد الطالبین شیخ جلال تھانیسری۔ ● شرح غزل شمس تبریز۔ ● شرح غزل اوّل دیوان حافظ۔ ● شرح غزل دوّم حافظ شیراز۔ ● شرح غزل سوّم حافظ شیراز۔ ● بیاض نشاط (مفتی صاحب کے اور دیگر شعراء کے منتخب فارسی اشعار)۔ ● مناجات بہ حضور اِلہٰ العالمین۔ ● ترجمہ ارجوزہ

اصمعی۔ ● ترجمہ انا المطلوب۔ ● ترجمہ سقا فی الحب ، کاسات الوصال۔ ● کافیہ منظوم۔ ● صرف اکبر ۔ ● انتخاب رسالۂ امام الدین مہندس (امام الدین ریاضی بن لطف اللہ مہندس؟) ● مفتی المجربات۔ ● مفتی العلاج۔ ● رسالہ نبض۔ ● رسالہ قارورہ۔ ● انتخاب علاج الامراض حکیم شریف خاں۔ ● رسالہ ردّالروافض ۔ ● خلاصہ تالیف مولانا صبغت اللہ سہالوی ● بیاض یمین۔ ● عین بیاض۔ ● بیاض متفرّقات (ذاتی یادداشتیں ، کتابوں سے متعلق اندراجات ، متفرق موضوعات پر اندراجات) ۔ ● بیاض طبّ کلاں (ساڑھے چار سو صفحات) ۔ ● بیاض طبّ خورد۔

۸۔ مفتی صاحب کی اردو مؤلفات و منظومات

● مثنوی معنوی کے پہلے دفتر کا منظوم اردو ترجمہ جو ناتمام رہ گیا ، بعد کو ان کے فرزند مولانا ابوالحسن حسن تخلص نے اس کی تکمیل کی ۔ پہلی بار کلکتہ سے اور دوسری بار مطبع ہاشمی میرٹھ سے ۱۲۸۴ھ میں چھپا تھا۔

● رسالہ منظوم در فرائض و واجبات نماز وغیرہ۔

● گناہِ کبیرہ منظوم ۔ پہلے اس موضوع پر فارسی رسالہ منظوم تصنیف کیا تھا اور پھر اردو میں یہ مستقل کتاب لکھی۔

● دیوانِ نشاط ۔ مفتی صاحب کے اردو فارسی کلام کا مجموعہ۔

● مثنوی قصہ نوجوانے از سہارنپور۔ عشق و محبت میں مجنونانہ کیفیت اور اسی غم میں المناک موت کا قصہ۔

● بکٹ کہانی یا بارہ ماسہ ۔ مفتی صاحب کی مقبول ترین تصنیف ، مطبوعہ ، اس پر مسز رابعہ اقبال کا مقالہ رسالہ تحقیق کے شمارۂ ششم میں چھپا ہے۔